جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۲۵ تبوک ۱۳۳۹ ہش ۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۴ ستمبر ۔ بوقت ۹½ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

صدر ایوب اور پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنے کیلئے اس پر مزید غور کریں گے

دونوں راہنماؤں کی پانچ روزہ بات چیت کے اختتام پر مشترکہ اعلان جاری کر دیا گیا

لاہور ۲۴ ستمبر ۔ صدر ایوب خاں اور پنڈت نہرو نے کل اس بات پر اتفاق رائے ظاہر کیا ۔ کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کا حل دریافت کرنے کے لئے اس پر مزید غور و فکر کریں گے ۔ اپنی پانچ روزہ بات چیت کے اختتام پر انہوں نے ایک مشترک اعلان میں کہا ہے ۔ یہ ایک پیچیدہ معاملہ ہے جس کے تمام پہلوؤں پر احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت ہے ۔

اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں راہنماؤں نے پاکستان اور بھارت کے اس تیرہ سال پرانے جھگڑے پر خلوص کے ساتھ دوستانہ فضا میں تبادلۂ خیالات کیا ۔ ذاتی روابط کی تجدید کے موجودہ موقعہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے دونوں راہنماؤں نے اس بات پر اتفاق رائے ظاہر کیا ہے کہ اپنے مشترکہ مقاصد کو فروغ دینے کے لئے وہ باہمی ربط جاری رکھیں گے ۔

دونوں راہنماؤں نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے بہت سے مختلف النوع امور پر تبادلۂ خیالات کیا ہے ۔ اور اس بات پر متفق ہو گئے ہیں ۔ کہ وہ دوستی اور تعاون پر مبنی تعلقات کو فروغ دینے اور ماضی کی جذباتی کشیدگی اور کشاکش کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔

اعلان میں مالی اور اقتصادی نوعیت کے چھ مسائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے ۔ جن پر مختلف سطحوں پر تبادلۂ خیالات کیا جائیگا ۔ انہوں نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ دوسری چیزوں کے علاوہ پاکستان کو بھارت سے سیمنٹ اور فولاد خریدنا چاہیئے ۔ اور پاکستان کو بھارت کے ہاتھ پٹ سن ، روئی ، لاہوری نمک اور سوئی گیس وغیرہ فروخت کرنی چاہیئے ۔

پنڈت نہرو دہلی روانہ ہو گئے

لاہور ۲۴ ستمبر ۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو پاکستان میں پانچ دن قیام کرنے کے بعد کل سہ پہر ہوائی جہاز سے نئی دہلی روانہ ہو گئے ۔

مشرقی پاکستان میں تیل کے چشمے دریافت ہونے کے امکانات موجود ہیں

ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہونے سے قبل روسی وفد کا اعلان

کراچی ۲۴ ستمبر ۔ روسی ماہرین کا وفد مشرقی پاکستان کا دو روزہ دورہ ختم کر کے کل کراچی واپس پہنچ گیا ۔ روسی وفد کے لیڈر مسٹر کوٹیلاف نے ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہونے سے پیشتر ایک بیان میں کہا ۔ مشرقی پاکستان میں تیل کے چشمے دریافت ہونے کے امکانات موجود ہیں ۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ صوبے میں گیس کی اچھی خاصی مقدار موجود ہے ۔ آپ نے کہا جس علاقے میں گیس موجود ہو بالعموم وہاں تیل ضرور موجود ہوتا ہے روسی وفد مشرقی پاکستان کا دو روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد اخبار نویسوں سے باتیں کر رہا تھا ۔ وفد کے ارکان نے اس توقع کا اظہار کیا کہ پاکستانی ماہر جلدی تیل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ وفد کے لیڈر نے کہا روس تیل کی تلاش کے سلسلہ میں پاکستان کو فنی امداد دینے سے گریز نہیں کرے گا ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق وفد نے تیل کے سلسلہ میں چٹاگانگ کے علاقے کا دورہ کیا ہے ۔

امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ ماہنامہ "مصباح" کی علالت اور درخواست دعا

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کی صاحبزادی مکرمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ ماہنامہ "مصباح" آجکل شدید بیمار ہیں ۔ اب انہیں علاج کی غرض سے میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے حالت زیادہ تشویشناک ہے ۔ کل رات انہیں گلوکوز کے علاوہ خون بھی دیا گیا ہے ۔ آج دس بجے ان کا اندرونی اپریشن ہو رہا ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے ۔

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی صحت

ربوہ ۲۴ ستمبر ۔ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی طبیعت کل دن بھر خراب رہی ۔ بخار دوبارہ تیز ہو گیا ۔ اور کھانسی بھی شدید رہی ۔ سینہ میں بھی درد ہے ۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۴ ستمبر ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی ۔ خطبہ میں آپ نے ۱۷ ستمبر ۱۹۶۰ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۴۶ء پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے بچوں کی اصلاح اور تربیت کے ضمن میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے ۔

— ربوہ ۲۴ ستمبر ۔ کل شام مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے اپنے ناظم وقار عمل مکرم عبدالرزاق صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا ۔ مکرم عبدالرزاق صاحب جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد خدمت سلسلہ کے ضمن میں ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں ۔ اس تقریب میں مجلس عاملہ کے دیگر اراکین کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے بھی شرکت فرمائی ۔ مجلس عاملہ کی طرف سے مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ناظم خدمت خلق نے مکرم عبدالرزاق صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا ۔ ان کی جوابی تقریر کے بعد مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ سابق مبلغ ماریشس و مشرقی افریقہ نے اجتماعی دعا کرائی ۔ اور دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ میں شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۵ ستمبر

گلۂ جفائے وفا نما......

امریکہ کے پندرہ روزہ رسالہ "لائف" میں جو تحریری بحث "امریکہ کے مقصد" پر ہوئی ہے۔ اس میں پانچواں مقالہ مسٹر کلنٹن لا سی ٹرپروفیسر کارنل یونیورسٹی نیویارک کا رقم کردہ ہے۔ آپ نے اپنے مقالہ میں چار مسائل پر زور دیا ہے جن کی طرف امریکہ کو اس وقت توجہ دینے اور ان کے حل معلوم کرنے کی ضرورت ہیں۔ ان چار مسائل میں سے سب سے پہلا مسئلہ نسلی امتیاز ہے۔ جس کو امریکہ ابھی تک خاطر خواہ حل نہیں کر سکا اور جس کے مٹانے میں وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ دوسرا مسئلہ ثقافت تیسرا عوامی ہمواری اور چوتھا مسئلہ امن اور جنگ سے تعلق رکھتا ہے۔

پہلے مسئلہ یعنی نسلی امتیاز کے متعلق فاضل مقالہ نگار لکھتا ہے:۔

"سفید فام اکثریت اور سیاہ فام اقلیت کے تعلقات کا مسئلہ ان تمام مسائل میں جن سے کبھی ہمیں واسطہ پڑا ہے۔ سب سے پرانا سب سے زیادہ پریشان کن اور سب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ ہمارا یہ مسئلہ خاص کر اس لئے اور بھی زیادہ پریشان کن بن گیا ہے کہ ہم نے کئی ایک دیگر ایسے معاشرتی تعلقات کو سلجھانے میں کامیابی حاصل کی ہے جو دوسری سوسائٹیوں کے لئے مایوسی اور تباہی کا باعث ہوئے ہیں ہم نے مذہبی اختلافات کو ہموار کرنے میں رہنمائی کی ہے۔ ہم نے کسی عالمگیر جماعتی جنگ کی ہنسی اڑائی ہے۔ ہم نے ابھی تک امن کی برباد ہمہ کے ذریعہ سے بدل کر اس کا بہترین سماں بنا دیا ہے۔ تاہم ہر سوشل اصلاح میں ہمارے اقدامات دیدہ دانستہ سیاہ فاموں کو مستثنیٰ دکھتے ہوئے ہوتے رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء کی امریکن سوسائٹی کے متعلق اگر کوئی بات یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں تو یہ ہے کہ سیاہ فام آبادی اب حاشیہ بردار نہیں ہے اور ہم ان کو مستثنیٰ نہیں قرار دے سکتے وہ ان کا وجود ایک بڑی طاقت ہے۔ قریباً دو کروڑ امریکی ہیں جو اپنے مقام تیسرے درجہ کے شہری ہونے کو بری طرح محسوس کر رہے ہیں۔ دو کروڑ نفوس جو امریکہ کی سفید فام آبادی کا یقینی ارادہ سے دست و بازو بننا چاہتے ہیں ہم کو اس تاریخی حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم کبھی اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے اور نہ کبھی اپنی نظروں میں کوئی وقار رکھ سکتے ہیں۔ جب تک ہم امریکن جمہوریت کے حدود اتنے وسیع نہ کریں گے۔ جس میں سیاہ فام بھی شامل ہوں۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ یہ حدود اتنے وسیع ہونے چاہئیں۔ جن میں انڈین پیورٹو رکن اور ایشیائی بھی شامل ہو سکیں صرف اسی وقت ہم ایسا قصر بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ جس وقت تمام امریکنوں کو عدل و انصاف عزو وقار اور مواقع میں برابر کا حصہ ملے گا"

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ جو اس عہد میں آزادی کا سب سے بڑا علمبردار ہونے کا دعویدار ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے غلامی کو منسوخ کرنے میں بڑا پارٹ ادا کیا ہے۔ جس کا دعوےٰ ہے کہ وہ تمام دنیا کی اقوام کو آزادی کی نعمت سے مالامال کرنا چاہتا ہے۔ جو کمیونزم کے استبدادی نظام کا سب سے بڑا دشمن کہلاتا ہے۔ الغرض وہ امریکہ جو آزادی کا نشان ہے جس کے علاقہ میں یو این او کے اجلاس ہوتے ہیں اور جو انسان کے بنیادی حقوق کی محافظ ہے اس امریکہ میں بھی ابھی نسلی امتیاز کا مسئلہ بڑے معرکۃ الآرا مسائل میں سے ہے اور جس کو ابھی تک امریکہ خاطر خواہ طور پر حل نہیں کر سکا ہے۔ ابھی تک باوجود قانون کی موجودگی کے عملی طور پر ۱۵ کروڑ میں سے دو کروڑ امریکی۔ تیسرے درجہ کے شہریا کی سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور باوجود معاشرہ کی بڑی بڑی اصلاحی کامیابیوں کے وہ سیاہ فاموں سے سفید فاموں کے برابر سلوک کرنے کی مہم سر نہیں کر سکا۔ تاہم وہ چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرے۔ اس کے بڑے بڑے مفکر چاہتے ہیں کہ وہ یہ نسلی امتیاز مٹا دیں اور دو کروڑ سیاہ فام امریکیوں کو ۱۵ کروڑ سفید فاموں کے ساتھ بغلگیر کر دیں۔

ہو سکتا ہے کہ امریکہ اس میں جلد کامیاب نہ ہو سکے بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کبھی بھی نہ ہو۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ امریکہ کے علمی لحاظ سے اچھے طبقہ نے اس امتیاز کو ختم کر دینے کے حق میں جو قانون بنایا ہے۔ اس میں یہ امتیاز موجود نہیں۔ یہ صرف عوامی تعصب ہے جو اس مسئلہ کے حل کے راستہ میں حائل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عوامی تعصب گھس گھس کر ایسی سطح پر پہنچ جائے کہ محسوس ہی نہ ہو۔ امریکہ ایک تدریجی طریق سے ثقافت اور معاشرہ کی ارتقائی منازل طے کر رہا ہے جو سیڑھی بعد سیڑھی اور قدم بقدم ہی طے ہو سکتی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ اس سفر میں سیاہ فام آبادی سے کوئی ایسا کارنامہ سرانجام پا جائے جو امریکہ کی ترقی کی دوڑ میں اس کو منزلوں آگے ڈال دے اور اس کو اپنی منزل سے قریب تر کر دے۔ ہو سکتا ہے کوئی صورت حال پیدا ہو جائے۔ سفید و سیاہ کا امتیاز نقش غلط کی طرح خود بخود مٹ جائے۔ امریکہ ایک تازہ دم اور زندہ قوم ہے اور اگرچہ وہ نہایت تیزی سے بام ترقی پر چڑھی۔ اور آج مادی طاقتوں میں کوئی قوم اس کی ہمسر نہیں ہے۔ تاہم وہ ابھی تھکی نہیں۔ ابھی وہ اس مقام پر نہیں پہنچی جہاں تہذیب سڑ جاتی ہے۔ اور قوم کی ہمتیں منجمد ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ امریکہ نسلی امتیاز کے مسئلہ کو بھی اس حد تک کامیابی سے حل کر لے جس حد تک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قولاً اور فعلاً اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے۔ اور ایک حبشی النسل بلالؓ بنی امیہ کے اونچے سے اونچے سردار سے بھی اونچا ہو جائے۔

انسان کی ساری تاریخ میں شاید ایسا واقعہ کی نظیر نہیں دستیاب ہو سکتی کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینہ سے مکہ تشریف لاتے ہیں اور آپ کے گرد بڑے بڑے خاندانی سرداران قریش کے مغرور نوجوان بیٹھے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تشریف لے آتے ہیں اور حضرت عمرؓ آپ کو اپنے پہلو میں جگہ دینے کے لئے عرب کے سرداروں کو پرے ہٹا کر اپنے سر آنکھوں پر اس حبشی نژاد کو جگہ دیتے ہیں۔

یہ عملی روح تھی جو نسلی امتیاز کے ملیامیٹ کرنے کے لئے آنحضرت صلعم نے صحابہ کرام کے دلوں میں پھونک دی تھی۔ یہ عملی روح کی آگ تھی جس سے غلامی کا ادارہ ہمیشہ کے لئے جل کر راکھ ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر ذرا غور کیجئے آج جب یورپ اور امریکہ اس بات پر فخر کر رہے ہیں کہ انہوں نے غلامی کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا ہے۔ اور نسلی تعصب کے طوفان سے دست و گریبان ہو رہے ہیں۔ آج کی دنیا میں سب سے زیادہ اسلامی ملک کا حال بھی سن لیجئے۔

"اور یہ واقعہ تو اسی حج کا ہے کہ بعض افریقی حجاج نے اپنے پانچ سات ہمرکاب غلاموں کو ارض مقدس میں فروخت کیا لیکن وہ کسی صورت فرار ہو گئے۔ ان کی تلاش کی گئی۔ چند کو تو وہیں موقعہ پر قتل کر دیا گیا اور باقیوں کو بھاری مجمع کے سامنے لا کر تہ تیغ کر دیا گیا تاکہ دوسرے غلاموں کو عبرت ہو اور وہ بھاگنے کی کوشش نہ کریں"

آج جب امریکہ میں کوئی نسلی امتیاز کا واقعہ پڑھتے ہیں۔ تو ہمارے دل ہل جاتے ہیں۔ ہم سفید فاموں کو کوسنے لگتے ہیں۔ جب ہم اخباروں میں یہ پڑھتے ہیں کہ جنوبی امریکہ میں سفید فاموں کے ہجوم نے کسی حبشی کو پنچ کر دیا۔ یا فلاں سکول یا ہوٹل میں سیاہ فاموں کو داخلہ کی اجازت نہیں۔ تو ہم امریکہ کو کوسنے لگتے ہیں۔ اور ہماری اسلامی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ آہ اسلامی روح! اسلامی روح واقعی یہی ہے کہ کوئی سفید سیاہ سے اور کوئی سرخ زرد سے بہتر نہیں ہے۔ حجۃ الوداع کا وہ عظیم الشان خطبہ جو آنحضرت صلعم نے ایک اونٹ پر سوار ہو کر لاکھوں مسلمانوں کے مجمع میں مکہ کی سرزمین میں حج کے ایام میں فرمایا تھا انسانی آزادی کا وہ عظیم الشان چارٹر ہے جس کی نظیر نہ کوئی پہلی قوم اور نہ کوئی موجودہ مہذب سے مہذب قوم پیش کر سکتی ہے۔ ہم نے اس آزادی کے چارٹر کا اپنے ہاتھوں سے کیا حشر کیا۔ اسلامی روح تلملا رہی ہے۔ اور جو ظلم سیاہ فام ہی سیاہ فاموں کے ساتھ روا رکھ رہے ہیں وہ سفید فاموں نے بھی شاید سیاہ فاموں سے نہیں کیا جنوبی افریقہ میں پچھلے دنوں سیاہ فاموں پر گولی چلی تھی تو سفید فام دنیا تو الگ رہی تمام افریقہ اور ایشیا اس ظلم سے تھرا اٹھا تھا۔ لیکن واقعہ پر جو اوپر بیان کیا گیا ہے اور جو حج کے دنوں ہی میں ارض مقدس میں ظہور پذیر ہوا۔ کسی مسلمان کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگی۔ آخر ہم کس منہ سے یورپ اور امریکہ میں آنحضرت صلعم کے خطبہ حجۃ الوداع کو پیش کر سکتے ہیں۔ کیا وہ یہ اور اس قسم کے دیگر واقعات کو جو ملکی اقتدار کے حصول کے لئے اسلامی ممالک میں خون خرابہ کی صورت میں نمایاں ہو چکے ہیں ہمارے مونہہ پر نہ ماریں گے۔ اسی رپورٹر کے قلم سے ایک مذہبی رواداری کا واقعہ بھی ملاحظہ فرمایئے

"ایک عید الفطر کی صبح تھی اور ہم ایک مسجد نبویؐ میں نماز عید ادا کر رہے تھے۔ جب ہم نکلے تو بازاروں میں مسلح فوجی کاروں کو گشت کرتے ہوئے پایا پتہ چلا کہ یک تھے ہیں ایک اقلیتی مسلمان فرقہ اور اکثریت کے سنی مسلمانوں کے مابین بچوں کی لڑائی پر فساد برپا ہو گیا ہے۔ یہ فساد کوئی بڑا فساد ہو گا۔ تبھی تو اس قدر احتیاط برتی جا رہی تھی اور تیجہ دوبہ سے پہلے پہلے عبد اللہ فیصل سابق وزیر داخلہ اور ابن امیر فیصل بھی وہاں پہنچ گئے۔

(باقی صٓ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

دین کی خاطر زندگی وقف کرنیوالے نوجوانوں سے خطاب

اپنے اندر اطاعت کی روح پیدا کرو تا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی برکات سے نوازے

تمہیں جس کام پر بھی مقرر کیا جائے اسے پوری محنت اور دیانتداری سے سرانجام دو

فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

کل میں نے

واقفین زندگی کے متعلق

کچھ باتیں بیان کی تھیں۔ آج اسی سلسلہ میں میں کچھ مزید باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ واقفین زندگی میں دو قسم کے آدمی ہیں۔ ایک وہ جن کا رجحان اس طرف ہے۔ کہ دین کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں۔ اور دوسرے وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دنیا کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں۔ سلسلہ کے لئے دونوں قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہر قسم کے کاموں کو جاری کیا جاسکے۔ جس طرح گورنمنٹ نے فوج میں مختلف قسم کے آدمی بھرتی کئے ہوتے ہیں۔ کچھ آدمی روٹی پکاتے ہیں کچھ آدمی کپڑے سیتے ہیں۔ اور کچھ آدمی ان کپڑوں کو آگے پہنچاتے ہیں۔ اور جو لوگ جنگ کرتے ہیں وہ بھی

کئی قسم کے کام

کرتے ہیں۔ کچھ ہوائی بیڑے میں کام کرتے ہیں کچھ بحری بیڑے میں کام کرتے ہیں کچھ انفنٹری وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک محکمہ سپلائی کا ہوتا ہے۔ جو ضروری اشیاء فوجوں تک پہنچاتا ہے۔ ایک محکمہ ٹرانسپورٹ کا ہوتا ہے۔ جو فوجوں کی نقل و حرکت میں مدد دیتا اور ان کو اور ان کے سامانوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے۔ یہ

سارے محکمے اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں

اگر کوئی حصہ کام کرنا چھوڑ دے تو فوجیں دشمن سے شکست کھا جائیں۔ مثلاً اگر روٹی پکانے والے سپاہیوں کو روٹی پکا کر نہ کھلائیں تو سپاہی بھوکے کس طرح لڑیں گے۔ اور اگر سپلائی والے اپنا کام محنت سے نہ کریں تو سپاہیوں کو اچھی چیزیں مہیا کرنے کی بجائے خراب آٹا اور خراب چاول اور گلا سڑا گوشت اور ترکاری دینا شروع کر دیں تو سپاہیوں کی صحتیں گر جائیں۔ وہ کمزور ہو جائیں اور لڑنے کے قابل نہ رہیں۔ پھر سپاہی ملک سے دو دو چار چار ہزار میل کے فاصلے پر لڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو گولہ بارود اور دوسری اشیاء کا پہنچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر گولہ بارود اور بندوقیں اور دوسرا ضروری سامان حرب ان کو نہ پہونچے۔ تو وہ لڑیں گے کیسے۔ پھر توپوں اور بندوقوں کے تیار کروانے کے لئے کارخانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر نئی نئی بندوقیں اور نئی نئی توپیں میدان جنگ میں نہیں پہونچیں گی۔ تو سپاہی دشمن کا مقابلہ کس طرح کریں گے۔ اور پھر جو سامان حرب بنتا ہے۔ اس کا چیک کرنا بھی ضروری ہوتا ہے تا ایسا نہ ہو کہ ناقص سامان سپاہیوں کے پاس پہونچے۔ اور وہ اس سے کام ہی نہ لے سکیں۔ مثلاً توپ کا گولہ بجائے سیدھا جانے کے دائیں بائیں جاتا ہو۔ تو دشمن ہلاک نہیں ہو سکتا اور اگر توپ کی نالی خراب ہو۔ اور گولہ اس میں پھٹ جائے تو توپ چلانے والوں کی جانیں ضائع چلی جاتی ہیں۔ اسی طرح

سپاہیوں کی صحت

قائم رکھنے کے لئے اور انہیں وقت پر طبی امداد پہنچانے کے لئے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اعلیٰ ڈاکٹر ہوں۔ اور ہر وقت فوجوں کے ساتھ رہیں۔ پس یہ تمام آدمی اور تمام محکمے اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں۔ اور اگر کوئی ایک محکمہ بھی اپنا کام چھوڑ دے۔ تو تمام فوج بے کار ہو جائے۔ پس جس مقام پر کسی شخص کو کام کرنے کے لئے مقرر کیا جائے۔ وہی مقام اس کے لئے اعلیٰ ہوتا ہے۔ اور اگر وہ مقام خالی کر دیا جائے۔ تو بہت بڑے نقصان کا احتمال ہوتا ہے۔

جنگ احد کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کو ایک درے کی حفاظت کے لئے ایک ٹیلے پر مقرر فرمایا۔ اونچی جگہ ہر زمانہ میں لڑائی کے لئے زیادہ مفید سمجھی گئی ہے۔ پچھلے زمانہ میں جبکہ تیروں اور نیزوں اور تلواروں سے لڑائی ہوتی تھی۔ اس وقت بھی اونچی جگہ پر لوگ قبضہ کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اب جبکہ توپوں اور بندوقوں سے لڑائی کی جاتی ہے۔ اب بھی اونچی جگہ پر ہی فوجیں قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کیونکہ جو شخص اونچی جگہ ہوتا ہے۔ وہ نیچے والے پر اچھی طرح وار کر سکتا ہے۔ لیکن نیچے والا بہت طاقت صرف کرنے کے بعد اوپر چڑھ سکتا ہے پھر اونچی جگہ سے توپ خانہ کا فائر زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور ٹیلے وغیرہ کے آڑ میں ان کی فوجیں بھی محفوظ طور پر محاذ قائم کر سکتی ہیں۔ اوپر سے ان کا بچاؤ توپ خانہ کرتا ہے۔ اور نیچے سے فوجیں اس توپ خانے کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور کسی دشمن کو اس ٹیلے پر چڑھنے نہیں دیتیں پھر اونچی جگہ سے دشمن آسانی سے نظر آ سکتا ہے اور اس کی نقل و حرکت دوربین کے ذریعہ دیکھی جا سکتی ہے۔ اس لئے پہلے زمانہ میں بھی اور اب بھی جنگی فنون میں سے یہ ایک اہم فن سمجھا جاتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح ٹیلے پر قبضہ کیا جائے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹیلے پر قبضہ کرنا بتاتا ہے کہ آپ صرف دعا خط اور گوشہ نشین نہ تھے۔ بلکہ آپ کو

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا مقام اطاعت

"پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے خوب واقف تھے۔ کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہؓ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اور اگر ان میں اطاعت اور یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔" (الحکم نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء)

جنگی فنون میں بھی غیر معمولی مہارت حاصل تھی

ٹیلے پر آپؐ نے جن آدمیوں کو مقرر کیا ان کو کہا کہ اگر ہم لڑائی کرتے ہوئے مارے جائیں یا ہم لڑائی جیت جائیں دونوں صورتوں میں تم نے اس جگہ سے نہیں ہٹنا۔ لیکن ان لوگوں نے اس معاملہ میں غلطی کھائی اور انہوں نے خیال کیا کہ جو لوگ لڑائی میں شامل ہیں وہ زیادہ ثواب کے مستحق ہیں اور ہم ایک طرف کھڑے ہیں شاید ہمیں اتنا ثواب نہ ملے۔ اسی خیال کی وجہ سے انہوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے مال غنیمت لوٹنے کے لئے اس جگہ کو چھوڑا تھا۔ اور بعض ادنیٰ مسلمان مصنفین نے بھی اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے اسلامی جنگوں میں جو بھی شریک ہوتا تھا ہر ایک کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ نکالا جاتا تھا۔ چونکہ ان لوگوں کو شریعت کے احکام کا پورا علم نہیں تھا اس لئے انہوں نے صحابہؓ کو نعوذ باللہ لالچی قرار دے دیا۔ اور تو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عورتوں کا بھی مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا ہوا تھا جو سپاہیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ پس اس قسم کا اعتراض کرنے والوں نے درحقیقت شریعت کا مطالعہ ہی نہیں کیا محض اندھا دھند اعتراض کر دیا ہے۔ بہرحال ان لوگوں نے اپنی جگہ چھوڑ کر مسلمانوں کے لئے خطرناک صورت پیدا کر دی جب مسلمانوں نے کفار کے لشکر پر حملہ کیا تو یکدم ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور اتنی دیر بھی نہ لگی جتنی بدر کے موقعہ پر لگی تھی۔ بدر کے موقعہ پر مسلمانوں کو جنگی فنون کی مشق نہ تھی۔ لیکن بدر کے بعد مسلمان

جنگی فنون کی مشق کرتے رہتے تھے

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کی مشقوں میں شامل ہوتے تھے اور ہدایات دیتے تھے۔ جب یکدم دشمن کے قدم اکھڑے اور اس نے بھاگنا شروع کیا تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ ان آدمیوں نے جو ٹیلہ پر مقرر تھے اپنے افسر سے کہا کہ اب تو ہمیں بھی لڑائی میں حصہ لینا چاہئیے اور اس جگہ کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ کفار کے لشکر کو شکست ہو چکی ہے۔ افسر نے انہیں کہا تمہیں یاد نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ خواہ ہمیں فتح ہو یا شکست تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ اس لئے میں تمہیں اس جگہ کے چھوڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا سپاہیوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ سچ مچ ہم ہر حالت میں یہیں بیٹھے رہیں بلکہ آپؐ نے یہ تاکید زور دینے کی غرض سے کی تھی کہ ہم لڑائی میں اپنی جگہ کو نہ چھوڑیں مگر اب تو دشمن بھاگ چکا ہے۔ یہاں ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک ان کا افسر اور ایک اور آدمی اس ٹیلہ پر رہ گئے اور باقی سب آدمی اس کو چھوڑ کر دشمن کے پیچھے چلے گئے اس وقت جبکہ کفار کے لشکر میں بھاگڑ مچی ہوئی تھی خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اس درہ کے پاس سے گذرے اور ان کی نظر اس درہ پر پڑی۔ انہوں نے دیکھا کہ درہ خالی ہے۔ خالد نے عمرو سے کہا کہ تم اپنے آدمیوں کو لے کر آؤ اور میں اپنے آدمیوں کو لے کر آتا ہوں۔ اور اس درہ سے یکدم مسلمانوں پر حملہ کر دیتے ہیں چنانچہ انہوں نے یکدم مسلمانوں پر

پیچھے کی طرف سے حملہ کر دیا

جب مسلمانوں پر یکدم حملہ ہوا تو وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے۔ اس درے پر جو دو آدمی تھے انہوں نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ لیکن اتنے بڑے لشکر کا وہ کیسے مقابلہ کر سکتے تھے وہ دونوں شہید ہو گئے اور کفار کے یکدم حملہ کرنے کی وجہ سے لڑائی کا رخ بدل گیا۔ اور مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی۔ یہاں تک کہ اس جنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے۔ یہ تمام تکلیف مسلمانوں کو محض اس وجہ سے اٹھانی پڑی کہ درے پر پہرہ دینے والوں نے سمجھا کہ ہمارا کام اصل کام نہیں۔ اصل کام تو ان لوگوں کا ہے جو لڑائی میں شامل ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے درہ چھوڑ دیا اور محض ایک غلط قیاس کی وجہ سے خود بھی نقصان اٹھایا اور مسلمانوں کے لئے بھی نقصان کا موجب بن گئے اسی طرح ایک دوسرا واقعہ جس سے پتہ لگتا ہے کہ جہاں کسی کو مقرر کیا جائے اس کے لئے وہی جگہ مناسب اور موزوں ہوتی ہے یہ واقعہ

جنگ تبوک

کا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا کہ جب آپؐ جنگ کے لئے نکلتے تو شہر سے باہر چند میل پر پڑاؤ کرتے تا کہ اگر تیاری میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے پورا کر لیا جائے۔ جنگ تبوک کے موقعہ پر بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ حضرت علیؓ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ میں چھوڑ گئے حضرت علیؓ نے جب دیکھا کہ مدینہ میں تو منافق ہی منافق رہ گئے ہیں تو آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ مجھے پیچھے نہ چھوڑیں وہاں تو منافق ہی منافق ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ کہ تو اس معاملہ میں مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کی موسیٰ سے نسبت تھی۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر حضرت ہارون پیچھے اپنی قوم میں ٹھہرے تھے اسی طرح تم بھی۔ اس میں یہ افسوس ناک؟ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ پیچھے رہنے سے تمہارے درجہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ بلکہ تم اسی مقام پر کھڑے ہو

جس مقام پر ہارونؑ کھڑے تھے

پس اگر کوئی آدمی سلسلہ کے حکم کی وجہ سے کسی جگہ ٹھہرے اور اپنی خواہش کے پیچھے نہ رہے تو وہی جگہ اس کے لئے باعث ثواب بن جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں علم دین کی بجائے دنیا کا علم پڑھوں اگر دین میں کامیابی نہ ہوگی تو پھر بی۔ اے یا ایم۔ اے ہونے کی وجہ سے کوئی ملازمت کر لوں گا تو یہ بزدلی کا خیال ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سلسلہ کے حکم کے ماتحت دنیوی علم حاصل کرتا ہے تو اس کے لئے وہ بھی اجر ہوگا۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں اگر ایک شخص حکم کے ماتحت پاخانہ صاف کرنے کا کام کرتا ہے اور دوسرا شخص نماز پڑھتا ہے تو وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ہی درجہ پائیں گے۔ کیونکہ جہاد میں ان کا جو کام مقرر کیا گیا تھا اسے انہوں نے سرانجام دے دیا۔ پس اگر کوئی شخص حکم کے ماتحت بی۔ اے یا ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرتا ہے تو ثواب کا مستحق ہے لیکن اگر نفس کی کمزوری کی وجہ سے ایسا کرتا ہے اور پیچھے لوٹنے کے لئے رستہ بناتا ہے تو وہ کسی اجر کا مستحق نہیں۔ پس

واقفین کو چاہیئے

کہ انہیں سلسلہ کے مفاد کے لئے جس کام پر بھی مقرر کیا جائے اسے پوری محنت اور دیانت داری کے ساتھ سرانجام دیں۔ اور اپنے آپ کو روحانی فوج کا ایک سپاہی تصور کریں جس کا کام صرف اطاعت کرنا ہوتا ہے اگر وہ اس روح سے کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں یقیناً اپنی برکات سے نوازے گا اور ان کو دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے گا

شکریہ احباب

(از محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت تحریک جدید)

میری اہلیہ مرحومہ کی وفات پر میرے اتنے عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے تعزیت اور ہمدردی کے خطوط آئے ہیں کہ میرے جیسے کمزور ضعیف اور غمزدہ انسان کے لئے ان سب کا فرداً فرداً جواب دینا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار ہذا ایسے سب عزیزوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ ان کے مصائب اور تکالیف میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ہر ایک دکھ درد سے ان کو محفوظ رکھے آمین

تحریک جدید کا سال رواں (۲۶/۱۹) یکم اکتوبر ۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل اور قرب حاصل کرنے کے لئے جن دوستوں نے تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن ابھی تک وہ اپنی موعودہ رقم ادا نہیں کر سکے۔ وہ اپنے وعدے کے ایفاء کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے اور نیا سال شروع ہونے سے قبل وعدہ کا پورا کرنا لازمی ہے تا اشاعت اسلام کا کام باحسن طریق ہوتا رہے اور نئے سال کا وعدہ نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ کیا جا سکے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم سید سجاد احمد صاحب حال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/۹/۶۰ ساڑھے دس بجے دن دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے "شمشاد احمد" نام تجویز فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باصحت درازیٔ عمر کے ساتھ احمدیت و اسلام کا مخلص خادم بنائے۔ آمین (سید میر احمد خلیل ابن مکرم سید علی احمد صاحب مرحوم دارالرحمت ربوہ)

یہ زیور کس کا ہے؟

حال ہی میں ربوہ میں ایک زیور ملا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر لے سکتے ہیں۔ (منصور احمد ظفر احمد نگر ضلع جھنگ)

درخواست دعا۔ بندہ مشکلات سے نجات کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (لطیف احمد منگری)

الأخبار والآراء

* بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش
* ایک دوسرے کے خلاف تہمت کا لامتناہی سلسلہ
* جرائم کی پرورش اور ترقی کا اصل ذریعہ
* "اہل فکر کی بے فکری اور چشم پوشی"
* "ایک مولانا قسم کے مسلمان کی پھلجھڑیاں"

.....دامن تر مکن ہشیار باش

امریکہ نے اس سال جولائی کے آخری ہفتہ میں ایک نئے ہتھیار کا کامیاب تجربہ کیا ہے جس کے بارے میں اسے گمان ہے کہ روس اس انتہائی تباہ کن ہتھیار سے ابھی تک محروم ہے۔ اس کی مدد سے کسی ملک کے تمام بڑے بڑے شہر آنِ واحد میں صفحہ ہستی سے نابود کئے جا سکتے ہیں۔ بنا و بریں یہ ہتھیار امریکہ کے لئے مایۂ صد افتخار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی نوعیت کیا ہے اور یہ کس حد تک تباہی و بربادی پھیلانے کی "صلاحیت" سے بہرہ ور ہے؟ اس سوال کا جواب امریکہ کے ایک مشہور اخبار نے اپنے یکم اگست ۶۰ء کے شمارے میں دیا ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

یہ ایک خاص قسم کا میزائل ہے جسے "پولرس میزائل" Polaris Missile کہتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ عام میزائلوں کی نسبت بہت چھوٹا ہے اور اسے دشمن کے علاقے کے قریب ترین سمندر کی تہ سے بآسانی چھوڑا جا سکتا ہے اور جس مقام یا جگہ پر اسے گرانا مقصود ہو یہ عین اُس نشانے پر زیادہ تیزی اور مہارت کے ساتھ گر سکتا ہے۔ قبل ازیں جو چھوٹے سے چھوٹا میزائل تیار ہوا تھا۔ اس کی لمبائی ۸۵ فٹ تھی۔ لیکن پولرس میزائل صرف ۲۸ فٹ لمبا ہے اور وزن اس کا صرف ۲۸۵۰۰ پونڈ ہے جو عام میزائل کے وزن کے ایک تہائی کے برابر ہے۔ یہ بارہ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۱۲۰۰ میل تک مار کر سکتا ہے۔ اسے ایک خاص قسم کی آبدوز کشتی میں نصب کر دیا جاتا ہے اور ایک آبدوز کشتی میں بیک وقت ایسے ایسے کئی میزائل نصب ہو سکتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ روس کے تمام بڑے بڑے شہروں کا اپنے سمندروں سے زیادہ سے زیادہ فضائی فاصلہ ۱۲۰۰ میل سے زیادہ نہیں ہے۔ اس طرح اگر میزائل بردار آبدوز کشتیاں روس کے قریب ترین سمندروں کے نیچے پھیلا دی جائیں تو بیکدم بٹن دبانے سے اس کے تمام بڑے بڑے شہروں کا صفایا ہو سکتا ہے۔

امریکہ نے ایسی ۴۵ آبدوز کشتیاں تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسی ایک کشتی پر اخراجات کا اندازہ ایک یا دو نہیں گیارہ کروڑ ڈالر ہے۔ پروگرام کے مطابق یہ ۴۵ کشتیاں بڑے بڑے سمندروں میں پھیلا دی جائیں گی۔ اور ہر آن ان سمندروں میں پوری مستعدی کے ساتھ نگرانی کے فرائض سرانجام دیں گی۔ امریکی بحریہ کے کمانڈر آسبورن نے کہا ہے کہ دوسری عالمی جنگ میں مجموعی طور پر دنیا کے مختلف علاقوں میں جتنے بم برسائے گئے تھے اور ان کی وجہ سے جو تباہی دنیا میں رونما ہوئی تھی میزائلوں سے مسلح ایک آبدوز کشتی اس سے کہیں بڑھ کر تباہی دنیا پر لا سکتی ہے۔

جولائی کے آخری ہفتہ میں جب اس میزائل کا پہلا کامیاب تجربہ کیا گیا تو صدر آئزن ہاور نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا دعا کے رنگ میں میری دلی تمنا یہ ہے کہ یہ آبدوز کشتیاں نگرانی کے فرائض بجا لانے کے لئے تو ہر دم مستعد رہیں لیکن انہیں استعمال کرنے کی نوبت کبھی نہ آئے۔

(تلخیص:- نیوز ویک بابت یکم اگست ۶۰ء)

اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ روس اور امریکہ ہلاکت آفریں ہتھیاروں میں برابر اضافہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور اس بارہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ دھوپ دونوں کے لئے اپنی اپنی جگہ فخر کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اس کے باوجود دونوں میں سے کسی ایک یا دونوں ہی کا یہ تمنا کرنا کہ ان ہلاکت آفریں ہتھیاروں کو کبھی استعمال کرنے کی نوبت نہ آئے ایسا ہی ہے کہ گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آدمی دریا میں چھلانگ بھی لگائے اور کپڑے نہ بھیگیں۔ اس اظہار تمنا پر یہ مثل صادق آتی ہے ؎

درمیان قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

تہمت کا لامتناہی سلسلہ

مروجہ انجیل کی رو سے شادی شدہ مردوں اور عورتوں کو طلاق کی اجازت نہیں ہے صرف ایک ہی وجہ ہے جس کی بنیاد پر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے اور وہ ہے بدکاری کا ارتکاب (متی ۳۱-۳۲ و $\frac{19}{9}$) چونکہ یہ تعلیم انسانی فطرت کے مطابق نہیں ہے اور اس میں ازدواجی زندگی کی اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھا گیا اس لئے اس تعلیم کو سراسر پس پشت ڈالتے ہوئے اکثر مغربی ممالک میں اس کے بالکل برعکس ایسے قوانین رائج ہو چکے ہیں کہ جن کے تحت ذرا ذرا سے اختلاف پر طلاق کی نوبت آ جاتی ہے۔ حالت یہ ہے کہ وہاں طلاقیں زندگی کا معمول بن کر رہ گئی ہیں۔ یہ صورتِ حال اپنی جگہ بہت ناگوار ہے اور معاشرے میں فساد کا موجب۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ردّ عمل ہے اس غیر فطری تعلیم کا جس کے تحت طلاق کو سراسر ناجائز قرار دیا گیا ہے اور اس کے لئے بجز بدکاری کے الزام کے اور کسی ازدواجی تلخی کو وجۂ جواز کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا

برخلاف اس کے اُن ممالک میں بھی جہاں طلاق سے متعلق اِس تعلیم پر مبنی قوانین نافذ ہیں صورتِ حال کچھ کم تکلیف دہ نہیں ہے۔ وہاں ازدواجی تلخیوں اور ان کے برے اثرات سے قطع نظر ایک اور ہی نوع کی خرابی نے سر اٹھا رکھا ہے۔ وہ خرابی یہ ہے کہ جن لوگوں کے لئے طلاق کے سوا چارہ کار نہیں رہتا وہ بے دھڑک اپنی بیویوں پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگا دیتے ہیں اور اسی طرح جو عورتیں اپنے خاوندوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ طلاق حاصل کرنے کے خاطر اپنے خاوندوں کو متہم کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتیں۔ ایسے ہی ممالک میں سے ایک کینیڈا بھی ہے۔ وہاں اس بنا پر جو صورتِ حال رونما ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مشہور امریکی اخبار رقمطراز ہے:-

"وہ امریکی باشندے جن کا خیال ہے کہ طلاق سے متعلق پچاس ریاستوں کے گوناگوں اور پیچیدہ قوانین ان کے لئے مصیبت کا باعث ہیں ذرا شمال کی جانب نظر اٹھا کر دیکھیں۔

کیوبک اور نیو فاؤنڈ لینڈ میں صرف ایک وجہ ایسی ہے جس کی بنیاد پر طلاق دی جا سکتی ہے اور وہ ہے بدکاری۔ اسی طرح طلاق کے حصول کا بھی صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ باقاعدہ پارلیمنٹ سے منظوری حاصل کی جائے۔ ان حالات میں کینیڈا کے باشندوں کو عرصہ دراز سے یہ شبہ ہے کہ بدکاری کے بہت سے الزامات جھوٹے اور مصنوعی ہوتے ہیں (یعنی جو محض طلاق حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ لگا دیئے جاتے ہیں)" (نیوز ویک" یکم اگست ۶۰ء)

ظاہر ہے ایسا معاشرہ بھی صحت مند معاشرہ نہیں کہلا سکتا جس میں عورتوں اور مردوں کو بے دریغ متہم کرنے کا دروازہ کھلا ہو۔ افراط و تفریط کی یہ راہیں جن میں ایک طرف ذرا ذرا سی بات پر طلاق کی نوبت آ جاتی ہے اور دوسری طرف طلاق دینے کے خاطر ایک دوسرے پر بدکاری کے الزام لگانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی۔ اس امر پر گواہ ہیں کہ طلاق سے متعلق اسلام کے احکام فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں۔ ان احکام میں جہاں ازدواجی زندگی کو ناقابلِ برداشت تلخیوں سے محفوظ رکھنے کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے وہاں اس بات کا بھی سدباب کر دیا گیا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے معمولی معمولی اختلاف پر طلاق کی نوبت نہ آ سکے۔ اسلام میں بیشک طلاق کی اجازت دی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس کے مختلف مراحل مقرر کر کے اور اسے ابغض الحلال (یعنی جائز افعال میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل) قرار دے کر اس کے بلا ضرورت اور ناجائز استعمال کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ سچ یہی ہے جب تک مغرب کے عیسائی ممالک افراط و تفریط کی راہیں ترک کر کے اسلام کی تعلیم کو نہیں اپنائیں گے ان کے معاشرے کا موجودہ فساد کبھی دور نہیں ہوگا

جرائم کی پرورش گاہیں

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی "فسق کی پرورش گاہیں" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:-

"شہر دہلی سے متعلق سرکاری اعداد شائع ہوئے ہیں کہ یہاں سردیوں میں ہر روز ۳۵ ہزار آدمی سینما دیکھتے ہیں اور گرمیوں میں ہر روز ۱۵ ہزار آدمی سینما دیکھتے ہیں۔ ان اعداد کی بنیاد پر ایک روزنامے نے حساب لگا کر بتایا ہے کہ اگر ٹکٹ کی قیمت اوسطاً ایک روپیہ فرض کی جائے تو دہلی والے سال میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ کی رقم سینما کی نذر کرتے ہیں! یہ اوسط صرف ایک شہر کا ہوا اور دہلی کی سی بلکہ اس سے بھی بڑی آبادی رکھنے والے شہر ملک میں اور بھی ہیں۔ بمبئی اور کلکتہ، اور مدراس

اور حیدرآباد اور کانپور وغیرہ ان سب کی تخمینی میزان کوئی لگا کر تو دیکھے؟

"ساتھ ہی دہلی سے متعلق یہ دو خبریں بھی شائع ہوئی ہیں۔

(۱) دودھ میں ملاوٹ اب ۶۰ فیصدی تک ہونے لگی ہے:

(۲) لڑکیوں سے سر بازار چھیڑ چھاڑ کرنے کا جرم برابر ترقی پر ہے!

جس آبادی کی خلقت سینما پر یوں ٹوٹی پڑتی ہو وہاں پرورش اور ترقی ہر قسم کے جرائم کی نہیں تو کیا تقوے و طہارت کی ہوگی؟"

(صدق جدید ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء)

اہل فکر کی بے فکری

پچھلے دنوں لاہور سے شائع ہونے والے ایک موقر روزنامہ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ تیل سے معقول آمدنی کے باوجود ایران زرمبادلہ کی مشکلات سے کیوں دوچار ہے لکھا تھا کہ ایرانیوں نے اپنا قیمتی زرمبادلہ غیر ملکی سامان بالخصوص سامان تعیش درآمد کرنے پر ضائع کیا جدید ترین قیمتی موٹریں، ٹیلی ویژن سٹ، ریڈیو گرام، ریڈیو سٹ، نفیس ترین کراکری، جدید ترین فیشن کے ملبوسات ایران کے بازار ان سے اٹے پڑے ہیں۔ یورپ کے اکثر شہروں میں جو چیزیں مشکل سے ملتی ہیں وہ تہران کی دوکانوں میں عام طور پر مل جاتی ہیں مانا کہ تیل کی وجہ سے ایران کو بڑی آسانی ہے لیکن اگر دولت پانی کی طرح بہائی جائے تو وہ کب تک ساتھ دے گی۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بھارت کا ایک مسلمان معاصر رقمطراز ہے:۔

"یہ حالت اگر تہران تک محدود رہتی جب بھی قاہرہ، دمشق، بغداد وغیرہ کی طرح اس کے حال پر بھی کسی درجہ میں صبر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن خود مرکز اسلام و مصدر اسلام شہر مکہ کی کیا حالت ہے؟ بازاروں کے بازار اعلیٰ سے اعلیٰ فرنگی ساز و سامان سے اٹے پڑے ہوئے ہیں یا نہیں؟ موٹر کاروں سے لے کر فاؤنٹین پن ولائتی مصنوعات تعیش چھوٹے اور بڑے زیادہ سے زیادہ نفیس و بیش قیمت جو یورپ میں بھی ہر جگہ مشکل ہی سے مل سکتے ہیں وہ انبار و انبار یہاں ہر جگہ پڑے ملتے ہیں یا نہیں؟ ہوس دنیا کی اس افراط، سامان تعیش کی اس فرق العادہ تشنگی بڑھانے کے بعد، دینداری کا اہتمام کب تک باقی رہ سکتا ہے؟ سلطان سعود اور ان کے مشیران باتدبیر اسے کیوں نہیں سوچتے کہ دین کی ظاہری پابندیاں اس شدید سیلاب فتنہ کے مقابلہ میں کے دن ٹھہر سکتی ہیں؟ عجم کی تہذیب و تمدن کا جو اثر عرب کے اخلاق و کردار پر پڑا اس کا رونا آج تک چلا آرہا ہے۔ پھر یہ فرنگی تہذیب و تمدن کا فتنہ جو اپنی دجالیت میں اس سے بھی کہیں بڑھا ہوا ہے اس کی طرف سے اہل فکر کی بے فکری اور چشم پوشی کب روا ہے"

(صدق جدید لکھنؤ ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء)

بعض عجیب و غریب پھلجھڑیاں

ایک سہ روزہ معاصر اپنے ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء کے شمارے میں "آجکل کے مسلمان" کے زیر عنوان رقمطراز ہے:۔

"ایک مولانا قسم کے مسلمان جعفر پھلواری صاحب ہیں جن کی پھلجھڑیاں سنئے۔

وہ کہتے ہیں کہ گانا بجانا قرآن سے ثابت ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے قرآن پاک کی ایک آیت پر خوب علمی مشق کی ہے۔ غلط حوالے، غلط لغت، اور غلط تفسیریں پیش کرکے انہوں نے ملّا آں باشد کہ چپ نہ شود پر عمل کیا ہے"

(سہ روزہ "ترجمان اسلام" لاہور ۹ ستمبر ۱۹۶۰ء)

اسی قماش کے لوگوں پر ایک زمانہ میں جناب اکبر الہ آبادی نے کیا خوب طنز کیا تھا

انہیں شوق عبادت بھی ہے اور گانے کی عادت بھی

نکلتی ہیں دعائیں ان کے منہ سے ٹھمریاں ہو کر

بایں ہمہ جناب اکبر الہ آبادی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ ہوگی کہ آگے چل کر بقول معاصر مذکور بعض "مولانا قسم کے مسلمان" بھی اپنے آپ کو اس شعر کا مصداق بنا لیں گے۔ زمانے کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی اسی کا نام ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے پھوپھی زاد بھائی عزیزم نصیر احمد صاحب بھٹی بڑے عرصے سے خارش اور سخت لاچار ہیں جملہ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ شفائے عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔

(خاکسار محمد اعظم بوتا لوی ۵-۶/۱۰ وحدت کالونی لاہور)

(۲) خاکسار کے والد صوبیدار میجر ملک اللہ دتا صاحب C.M.H ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ نیز خاکسار کا چھوٹا بھائی منیر احمد تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار: منصور مختار احمد ندیم

بمقام چک ۱۳/۸-R

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

مندرجہ ذیل مقامات کی احمدی جماعتوں نے بھی سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر حضورؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی۔

ایبٹ آباد۔ سکھر۔ خانیوال۔ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ چک ۱۰۳ ضلع لائلپور۔ گنج مغلپورہ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ جہلم۔ پشاور۔ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا۔ بھوئی چک ۴۶/۱۲ شمالی ضلع سرگودھا۔ حافظ آباد۔ حیدرآباد۔ سکندر آباد (بھارت) لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

(۱) **پاکستان ایئر فورس میں کمیشن** } امیدواران کمیشن مینٹی ننس ٹکنیکل برانچ پی اے ایف کا انٹرویو دفتر بھرتی واقعہ ۲۸ ایبٹ روڈ لاہور میں ۲۲-۲۴-۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر کو نیز یکم و ۳ اکتوبر کو ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

شرائط:۔ ڈگری ٹکنیکل و الیکٹریکل انجنیئرنگ۔ ایم ایس سی فزکس۔ بی ایس سی فزکس و ریاضی۔ عمر ۱۷½ تا ۳۰ (پ۔ ٹ ۹/۲۰ ۲۲)

۲۔ **ریلوے میں اسامیاں** } الیکٹریکل سٹاف۔ اسامیاں ۶۔ تنخواہ ۷۵-۵-۱۵۰ شرٹ ڈپلومہ۔ زائد عمر ۴۸۔ تنخواہ ۶۰-۲-۸۰ انگریزی خواندہ۔ عملی تجربہ۔ درخواستیں ۳۰/۹ تک بنام اسسٹنٹ پرسانل افسر دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر کوئٹہ۔ (پ۔ ٹ ۹/۲۰ ۲۲) ناظر تعلیم

تصحیح } ۱۸ ستمبر کے الفضل میں انصار اللہ کے امتحان کے نتیجہ کی جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں حلقہ سول لائنز لاہور میں ایک نام غلطی سے عبدالجلیل اشرف شائع ہو گیا ہے۔ صحیح نام "عبدالجلیل عشرت" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں:۔

(۳) خاکسار کا ویٹ کا فاروق احمد بوجہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین (ظہور الحق عباسی میانی۔ ضلع سرگودھا)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم -/۱۵۰ روپیہ ادا فرمانیوالے

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرمایا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

۲۴۵۔ مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ ملک نذیر احمد خانصاحب کراچی -/۱۵۰

۲۴۶۔ مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب " -/۱۵۰

۲۴۷۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صدرالدین صاحب " -/۱۵۰

۲۴۸۔ مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب " -/۱۵۰

۲۴۹۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ابن چوہدری شاہنواز صاحب " -/۱۵۰

۲۵۰۔ مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب " -/۱۵۰

۲۵۱۔ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب -/۱۵۰

۲۵۲۔ مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب الحمراء -/۱۵۰

۲۵۳۔ مکرم محمود مجید خانصاحب منجانب والدہ ماجدہ نواب بیگم صاحبہ ۲۰۰/۱۰

۲۵۴۔ محترمہ والدہ ماجدہ مکرم صدرالدین صاحب کھوکھر -/۱۵۰

۲۵۵۔ محترمہ بیگم خادم مقبول صاحب -/۱۵۰

۲۵۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ -/۱۵۰

۲۵۷۔ ایک مخلص بہن از کراچی (نکلس طلائی) -/۴۰۰

وکیل المال تحریک جدید

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تین سال میں ملتان کا بجلی گھر قریباً دگنی بجلی پیدا کرنے لگے گا

جرمن فرموں کو دو مزید جنریٹروں کا آرڈر دے دیا گیا۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے (واپڈا) نے ملتان کے گیس سے چلنے والے بجلی گھر کی طاقت بڑھانے اور اس کے لئے مزید مشینیں حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ چار جرمن فرموں کے ایک گروپ کو ضروری آلات فراہم کرنے اور انہیں نصب کرنے کا آرڈر دے دیا گیا ہے۔

اس وقت یہ بجلی گھر ایک لاکھ پینتیس ہزار کلوواٹ بجلی فراہم کر رہا ہے لیکن نئے آلات اور مشینوں کے نصب ہو جانے کے بعد اس میں مزید ایک لاکھ تیس ہزار کلوواٹ بجلی تیار ہونے لگے گی جن چار فرموں کو آلات اور ساز و سامان کی فراہمی کا آرڈر دیا گیا ہے وہ (۱) میسرز اے ای جی (۲) میسرز سٹیلن مُلر (۳) میسرز براؤن بووری (۴) میسرز ہوچیف پر مشتمل ہیں۔

اس توسیع کے لئے جو زر مبادلہ درکار ہوگا اس کا پچاسی فی صد حصہ جرمن بنکوں سے قرض لے کر ادا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں واپڈا ایک الگ معاہدے پر دستخط کرنے والا ہے۔ توسیع کا یہ کام پینتیس مہینوں میں پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ پہلی مشین تینتیس مہینوں میں تیار ہوگی اور دوسری دو ماہ بعد تیار ہو سکے گی۔ ان میں سے ہر جنریٹر پینسٹھ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرے گا دونوں جنریٹر ٹربو قسم کے ہوں گے۔ ان کے ساتھ گیس سے چلنے والے بائیلر بھی ہوں گے۔

روسی ماہروں کا وفد ڈھاکہ پہنچ گیا

ڈھاکہ ۲۳ ستمبر۔ تیل اور معدنیات کے پانچ روسی ماہروں کا وفد جو پاکستان کی معدنی دولت سے فائدہ اٹھانے کے امکانات کا جائزہ لے رہا ہے۔ کل صبح کراچی سے یہاں پہنچا۔

ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے۔ روسی وفد کے لیڈر نے کہا "ہمارا کام اطمینان بخش طور پر جاری ہے۔ اور ہمارے پاکستانی رفقاء ہمارے ساتھ بڑے تپاک سے پیش آتے ہیں۔ اور ہمارا بڑا خیال رکھتے ہیں۔"

پاکستان میں تیل کے ذخیرے معلوم کرنے کے امکانات سے متعلق ایک سوال پر روسی وفد کے لیڈر نے کہا یہ بات مدت سے معلوم ہے کہ اس ملک میں تیل کے ذخیرے موجود ہیں۔

آپ نے پاکستانی ماہروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا وہ جائزہ طبقات الارض میں ماہر ہیں اور تیل تلاش کرنے کے فن سے بخوبی واقف ہیں۔ روسی وفد کے لیڈر نے کہا "ہم تیل کے ذخیرے دریافت کرنے کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں اور ہمارا کام ابھی ختم نہیں ہوا"

افریقی ملکوں کی امداد کا منصوبہ

لندن ۲۳ ستمبر دولت مشترکہ کے وزراء خزانہ نے افریقی ملکوں کی امداد کے لئے دولت مشترکہ کے ایک خاص منصوبے کا اعلان کیا ہے ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس منصوبے کی تجویز کینیڈا نے پیش کی تھی اور اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ آئندہ تین سال میں نئے افریقی ملکوں کی ٹیکنیکل امداد پر ایک کروڑ پانچ لاکھ ڈالر خرچ کئے جائیں۔

وزراء خزانہ کے مشترک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت بھی دولت مشترکہ کے ارکان ان ملکوں کے لئے امداد دے رہے ہیں۔ نئے منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ دولت مشترکہ کے افریقی ارکان کی مزید امداد کی جائے۔

جب تک الجزائر کو آزادی نہیں ملتی مراکش اور تونس کی آزادی بھی خطرے میں پڑی رہے گی۔

شہنشاہ ایران کے نام خروشیف کا پیغام

تہران ۲۳ ستمبر۔ شہنشاہ ایران کو مسٹر خروشیف کا ایک پیغام ملا ہے جس کے ذریعے آخر الذکر نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ روس اور ایران میں بہتر تعلقات قائم ہو جائیں گے اس پیغام کو مسٹر پیگاف سفیر روس نے شہنشاہ تک پہنچایا ہے وہ نو ماہ تک ماسکو میں قیام کرنے کے بعد پچھلے ہفتے تہران واپس آئے ہیں۔

کیوبا کے طیارے امریکہ میں روک لئے گئے

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ کل [illegible] کیوبا ایئر لائنز کا ایک مسافر بردار طیارہ نیویارک میں روک لیا گیا ایک حصہ دار نے شکایت کی تھی کہ کیوبا کے وزیر اعظم کاسترو نے اسے اس کے حصے سے محروم کر دیا ہے اس سے پیشتر بھی امریکہ میں کیوبا ایئر لائنز کے دو طیارے روکے جا چکے ہیں۔

مراکش اور تونس کی آزادی کو خطرہ

جنیوا ۲۳ ستمبر۔ مراکش کے فرمانروا شاہ محمد پنجم نے جنیوا میں عرب ملکوں کے سفارتی نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ جب

چٹاگانگ کا کارخانہ ایک لاکھ ٹن فولاد سالانہ تیار کرے گا!

جاپانی ماہروں کی عبوری رپورٹ، لوہے کی مختلف اشیاء بھی بنائی جائیں گی

کراچی ۲۳ ستمبر معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان میں فولاد کا مجوزہ کارخانہ چٹاگانگ میں قائم کیا جائے گا۔ اس کی سفارش جاپانی ماہروں نے کی ہے۔

فولاد کے جاپانی ماہروں کے ایک وفد نے مسٹر فرکاوا کی قیادت میں دو ماہ قبل مشرقی پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اور اگست کے وسط میں صنعتی کارپوریشن کو اپنی عبوری رپورٹ پیش کی تھی یہ وفد جاپان واپس جا چکا ہے اور اکتوبر کے وسط تک اپنی آخری رپورٹ بھی پیش کر دیگا عبوری رپورٹ میں اس منصوبے کے قابل عمل ہونے پر بحث کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ رپورٹ بڑی حوصلہ افزا ہے اور اس میں کھلی ہوئی بھٹیاں لگانے کی تجویز پیش کی گئی ہے جن سے ہر سال ایک لاکھ ٹن فولاد تیار ہوگا۔ اس کارخانے میں لوہے کو ڈھالنے اور بیلنے کی سہولتیں بھی موجود ہونگی تاکہ اس میں سلاخیں، تار اور اس سے بنی ہوئی چیزیں، فولادی چادریں اور لوہے کی گلیونائزڈ چادریں وغیرہ بھی تیار ہو سکیں۔ فولاد کا یہ کارخانہ زرعی آلات بھی تیار کرے گا۔

پاکستان اور اقوام متحدہ کے خاص فنڈ کا معاہدہ

کراچی ۲۳ ستمبر۔ کل پاکستان اور اقوام متحدہ کے خاص فنڈ نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے اس معاہدے کی غرض و غایت یہ ہے کہ پاکستان میں لوہے اور کوئلے کی کانوں کا سروے کیا جائے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ ان سے اقتصادی لحاظ سے کس قدر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے پاکستان کی جانب سے اس معاہدے پر وزارت خزانہ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ظہیر الدین احمد اور فنڈ کی طرف سے پاکستان میں فنڈ کے قائم مقام نمائندہ مسٹر کولن نے دستخط کئے لوہے کے ذخیرے کا سروے چیچل کے مقام پر اور کوئلے کا سروے مشرقی پاکستان میں بوگرا اور مغربی پاکستان میں سور رینج میں کیا جائے گا۔ اس سروے پر تین سال میں بیس لاکھ چودہ ہزار چار سو ڈالر خرچ ہوں گے ان میں سے پندرہ لاکھ بیاسی ہزار چھ سو ڈالر خاص فنڈ کی طرف سے اور باقی ماندہ رقم پاکستان کی طرف سے خرچ کی جائے گی۔

لیڈر

اس سلسلے میں ۵۰ کے لگ بھگ اقلیتی فرقہ کے افراد گرفتار کئے گئے۔ انہیں ہر جمعے ریاض میں جکڑ کر اور ٹرک پر لاد کر لایا جاتا۔ اور نماز جمعہ کے بعد جم غفیر کے سامنے انہیں سورج کی تیز شعاعوں میں جلتے ہوئے پتھروں پر لٹا کر کھجور کی شاخوں سے مار مار کر ہلاک کیا جاتا۔

کیا اس ہلاکت آفرینی کا
مقابلہ کیا جا سکتا ہے؟
کیا ایسی وحشیانہ سزائیں دنیا کے کسی
بھی خطے میں رائج ہیں؟

اسلام تو خیر نہ صرف ایسی سزاؤں کے لئے کسی قسم کی وجہ جواز کو تسلیم ہی نہیں کرتا بلکہ اس کی شدید مخالفت کرتا ہے لیکن

کیا دنیا کے کسی بھی قانون میں
ایسی بہیمانہ و سفاکانہ سزاؤں کی
اجازت ہے؟

اصل میں اس قصے کی بناء مذہبی اختلاف پر تھی اور سعودی حکمران یا تو وہ ہمیشہ کو برداشت کر سکتے ہیں (گو عملاً انہیں اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں) یا پھر مکمل خاموشی کو جس کے دوسرے معنے غلامی کے ہیں اور راقم الحروف کے پیش نظر لفظی معنوں میں غلامی سے زیادہ یہ غلامی لائق تعدید ہے ـــ یہ حقیقی معنوں میں ـــ
(BRAINWASHING SLAVERY)

اس قدر ہولناک ذہنی غلامی۔ روحانی افلاس اور اخلاقی و علمی پستی ہے کہ لوگ اب اپنی محرومیوں کو برکات آزادی اور نعمتیں تصور کرنے لگے ہوں

ہم امریکہ اور یورپ پر طعن عروہ کرنے ہیں اور
انکی تہذیب کے مقابلہ میں اسلامی روا داری کی تعلیمات
ضرور رکھتے ہیں لیکن جب اسلامی ممالک کا عمل دیکھتے ہیں
درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ اسلام کا وہ درخت جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نے لگایا تھا وہ دلوں میں ہونیکی وجہ سے اب خشک ہو چکا ہے در حقیقت بقول اقبال یہ ایک

روئے خاکساز جو ہم کو اہل حرم سے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو صنم پکارے ہری ہری

"کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہُوا تو دوسرے شعبوں میں کامیابیاں بھی بےکار ثابت ہوں گی"

نہرو سے کشمیر کے متعلق تبادلہ خیال مفید ثابت ہُوا ہے" صدر ایوب کا بیان

لاہور ۲۴ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے کہا ہے۔ پاکستان اور بھارت نے اپنی بات چیت میں اچھی ابتداء کی ہے۔ جہاں تک کشمیر کے سوا عام امور کا تعلق ہے میں نے اور پنڈت نہرو نے اپنی بات چیت میں آئندہ اقدامات کی بنیاد رکھ دی ہے۔ کشمیر کے متعلق بھی ہم نے مفید تبادلہ خیالات کیا ہے۔ آپ نے اس خطرے کا اظہار کیا کہ اگر مسئلہ کشمیر حل نہ ہُوا تو اس صورت میں دوسرے امور میں جو کامیابیاں ہوئی ہیں وہ بھی بےکار جائیں گی۔

صدر محمد ایوب خاں کل تیسرے پہر پنڈت نہرو کو الوداع کہنے کے بعد والٹن کے ہوائی اڈہ پہ اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے کہا۔ ہم نے باہمی مسائل پر آزادانہ بحث کی ہے۔ کشمیر کے سوا دوسرے جھگڑوں کے بارے میں ہم یہ تعین کرنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ آئندہ کیا قدم اٹھانا چاہیئے۔ کشمیر کے بارے میں پنڈت نہرو نے اپنا زاویہ نگاہ پیش کیا اور میں نے اپنا نقطہ نظر واضح کیا۔

صدر پاکستان نے کہا بنیادی حقیقت یہ ہے کہ ہمیں مل جل کر ایک ساتھ رہنا سیکھنا چاہیئے ہم اپنے مسائل حل کریں گے۔ ہم نے اچھی ابتداء کی ہے انجام اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب صدر ایوب سے ان کے مجوزہ دورہ بھارت کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ تعلقات بڑھانے کے سلسلہ میں مجھے بھارت جا کر بڑی خوشی ہوگی ہم تبادلہ خیالات کے ذریعے باہمی مشکلات رفع کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا زندگی کے تلخ حقائق کی سمجھ اس وقت آتی ہے جب عوام جذبات سے مغلوب ہونا ترک کر دیں۔ کشمیر کے بارے میں پنڈت نہرو سے جو گفت و شنید ہوئی ہے صدر ایوب نے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مجھ میں اور پنڈت نہرو میں اختلافات کا پیدا ہونا لازمی امر تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فریقین نے اس مسئلے کے بارے میں سخت پوزیشن اختیار کر رکھی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر نے دونوں ملکوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے اور جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ دونوں ایک دوسرے سے دُور ہی رہیں گے اور اس امر کا سخت خطرہ ہے کہ دوسرے میدانوں میں بھی جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ وہ مسئلہ کشمیر کے حل نہ ہونے کی وجہ سے بےکار ہو جائیں گی۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق صدر ایوب نے کہا کشمیر کے جھگڑے سے پنڈت نہرو کا بہت پرانا تعلق ہے اور میں اس میدان میں نیا ہوں۔ ظاہر ہے کہ میری رائے بے لاگ ہوگی آپ نے کہا بھارت کے لئے کشمیر نہ صرف ایک سیاسی مسئلہ ہے بلکہ پنڈت نہرو کے لئے یہ مسئلہ وقار کا سوال بن چکا ہے۔ آپ نے کہا میں نے بھارت آنے سے متعلق پنڈت نہرو کی دعوت منظور کر لی ہے۔ میں پاکستان کی بہتری کی خاطر ہر جگہ جانے کو تیار ہوں۔

"کشمیر پر صدر ایوب سے میری گفتگو نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔"

"مگر ہم دونوں اس مسئلے کو حل کرنے کی ضرورت پر متفق ہیں" نہرو کا بیان۔

لاہور ۲۴ ستمبر بھارت کے وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے کل صبح صوبائی دارالحکومت میں کہا کہ میرے اور صدر پاکستان کے درمیان تنازعہ کشمیر کے بارے میں جو بات چیت ہوئی ہے وہ کوئی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی تاہم ہم دونوں اس پر متفق ہیں کہ دونوں ملکوں کا یہ تنازعہ خوش اسلوبی سے حل ہونا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں ہم دونوں کے نقطہ نگاہ میں بہت فرق ہے اور دونوں ہی اپنے نقطہ نگاہ پر مضبوطی سے قائم ہیں تاہم یہ بات کوئی نہیں چاہتا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان خیر سگالی اور دوستی کا جو ماحول پیدا ہو رہا ہے وہ کسی طرح خراب ہو بلکہ دونوں کی یہ خواہش ہے کہ تمام متنازعہ فیہ مسائل بشمول مسئلہ کشمیر خوش اسلوبی سے حل ہوں۔

بھارتی وزیر اعظم نے کل صبح گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر کے بارے میں مزید کچھ کہنے سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں لوگ مضبوط نظریات کے حامل ہیں اور اس مسئلہ سے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس مسئلہ پر ایسے ماحول میں غور کیا جائے جبکہ جذبات برانگیختہ ہوں میری خواہش ہے کہ اس مسئلہ کا حل پرسکون اور دوستانہ ماحول میں تلاش کیا جائے۔ آپ نے کہا ریاست جموں و کشمیر میں ایک مرتبہ انتخاب ہو چکے ہیں اگلے سال بھارت میں بالغ رائے دہندگی کے اصول پر انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ انتخابات ریاست جموں و کشمیر میں بھی ہوں گے۔

بھارتی وزیر اعظم نے تنازعہ کشمیر کے بارے میں یہ بیان ایک غیر ملکی نامہ نگار کے سوال کے جواب میں دیا۔ اور پھر اپنے مخصوص انداز میں تلقین کی کہ دونوں ملکوں کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل حل کرنے کیلئے اور دوستی کی بنیاد کو مزید استوار کرنے کے لئے خوف اور شک و شبہ کا ماحول دور ہونا چاہیئے۔

ولادت

میرے چچا چوہدری سلطان احمد صاحب امرتسری آف گوکھووال (ضلع لائلپور) کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام طاہر احمد تجویز ہُوا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت والی دراز عمر عطا کرے۔ اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین
(انور شاہدہ۔ اہلیہ چوہدری محمد صدیق صاحب مربی راولپنڈی)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بھائی محمد اخلاق کے بازو کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور صحت یاب ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے
(قریشی محمد اسحٰق بیت السخاوت دارالصدر غربی)

ربوہ میں بجلی کی رَو بھر بند رہی

ربوہ ۲۴ جولائی۔ کل یہاں گرمی خاصی زیادہ تھی اس پر مزید یہ ہُوا کہ بجلی کی رَو بھی بند ہوگئی اور صبح دس بجے سے ایک بجے دوپہر تک قریباً تین گھنٹے بند رہی